وحی کی حقیقت۔ ایک جائزہ

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک مرحوم

۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ میں فرسٹ ائیر میں پڑھتا تھا، اس زمانے میں شاعری کیا کرتا تھا، ایک مشاعرہ کے لئے میں نے غزل لکھی اور اپنے دوست کو دکھائی، پھر مشاعرہ میں گیا، مجھ سے پہلے مشاعرہ میں وہ غزل پڑھ دی گئی اور میں مشاعرہ سے واپس آ گیا۔ میں کشف والہام کا اتنا قائل نہیں ہوں لیکن شہیدی صاحب کے مقالہ کے بعد میں ان کے کشف کا قائل ہوگیا ہوں۔ یا تو انہوں نے میرا مقالہ چرا لیا ہے یا انہیں کشف ہو گیا اور وہ میری تقریر کا آدھا نصف چوتھائی کر کے آرام سے پڑھ گئے ہیں میں نے جو ان کی گفتگو سنی اس پر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توفیق میں مزید اضافہ فرمائے۔ ان کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ ایک ذرا سی احتیاط کرنی پڑے گی وہ یہ کہ وحی کا لفظ شہد کی مکھی کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور ام موسیٰ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے:

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوسٰى

ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی کی (۱)

یہ لفظ شیطان کے لئے بھی استعمال ہوا ہے:

وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ

اور شیاطین اپنے دوستوں کو مخفی طور پر القاء کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے مجادلے اور جھگڑے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔(۲)

یہ ایک رعایت لفظی ہے قرآن مجید میں وحی کا لفظ ان معنوں میں جگہ جگہ استعمال ہوا ہے جن معنوں میں عام طور پر عرب لوگ استعمال کیا کرتے تھے لیکن آقائے نامدار محمدؐ کی تشریف آوری کے بعد اس لفظ کے قطعی اور اصطلاحی معنیٰ طے کر دیئے گئے اور اس پر امت کا اجماع ہوگیا اس اجماع میں ایک بات واضح کر دی گئی کہ وحی کا دروازہ بند ہے اور الہام کا راستہ کھلا ہے۔ کشف کا راستہ کھلا ہے۔ القائے ربانی کا راستہ کھلا ہے۔

لفظ وحی کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء سے کلام کرتا ہے اور یہ کلام کرنا تین طریقوں سے ہے وحی جو

کسی شخص کو نبی بنا دیتی ہے قطعی اور اصطلاحی معنوں میں صرف نبی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ البتہ اولیاء اللہ کے لئے جب یہ مفہوم استعمال ہوا تو القاء کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

وحی کا لفظ اگر آپ نے اولیاء کے لئے استعمال کر لیا تو غلام احمد قادیانی کا راستہ آپ نہیں روک سکیں گے۔ وہ اسی راستے سے آیا پہلے ولی بنا پھر مدکی بنا پھر اس نے کہا تھوڑی سی اور پرموشن چاہیے۔ غلام احمد قادیانی پر وحی سے انکار نہیں ہے انکار اس بات سے ہے کہ یہ وحی ربانی ہے بلکہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم بس اتنی سی احتیاط کرنی پڑے گی دوسری بات کشف والہام کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔ جیسا کہ شہیدی صاحب نے فرمایا یہ درست ہے تزکیہ باطن کے نتیجے میں بھی اینا ہوتا ہے، محنت کے نتیجے میں بھی ایسا ہو جاتا ہے بہت بڑا ریاضی دان ہے محنت کرتے کرتے اس کو القاء ہو جاتا ہے۔ بہت بڑا سائنسدان ہے محقق ہے دن بھر رات بھر اسی میں لگا ہوتا ہے اللہ اس کو راستہ دکھا دیتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُم سُبُلَنَا

اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم ضرور انہیں اپنی راہ کی ہدایت دیں گے(۳)

لیکن یہ تمیز کرنا بہت مشکل ہے کہ کسی انسان کے لئے کہا جائے کہ القاء ربانی ہے یا القائے شیطانی ہے ایسے القاآت کو معیار قرار نہیں دیا جاسکتا خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو چاہے تزکیہ باطن کے نتیجے میں اسے الہام ہوا ہو یا کشف کے طریقے یا محنت کے نتیجے میں ہو اس کو معیار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معیار حق صرف اللہ کا کلام ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت طیبہ اور آپ کا قول ہے، یہ معیار حق ہے اگر اس کو معیار حق قرار نہ دیں گے پھر ہمارے لئے اور مصیبتیں کھڑی ہوں گی آپ ایک الہام لے کر آئیں گے میں دوسرا الہام لے کر آؤں گا ہمارے الہام اوپر نیچے آپس میں ٹکرائیں گے، ہم مشکل میں پڑ جائیں گے لہذا معیار حق کسی کو بھی قرار نہیں دیا جا سکتا اگر ایک شخص کو بار بار الہام ہو رہا ہے کشف ہو رہا ہے اشارہ ہو رہا ہے تو زیادہ سے زیادہ اگر حجت بنے گا تو اسی شخص کے لئے بنے گا امت کے لئے نہیں بنے گا، یہ دوسری احتیاط کی بات ہے جو نظر میں رہنی چاہیے ایک بہت خوبصورت جملہ کہا جاتا ہے۔

Genious is 99% perspiration and 1% is inspiration.

Genious جو ۹۹ فیصد ہوتا ہے وہ پسینہ ہی پسینہ ہوتا ہے. ۹۹ فیصد محنت ہی محنت ہوتا ہے اور اس ۹۹ فیصد محنت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ایک فیصد اس پر الہام وارد کر دیتا ہے۔ یہاں جو بات درست ہے، مان لیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس کو آگے بڑھایا develop inspiration ہوتے ہوتے وحی بن جاتا ہے یہ

Inspiration turns into revelation

یہ ہمارا حق ہے اس لئے جو شخص الہام حاصل کر رہا ہے وہ تو سال بہ سال محنت کرتا ہے۔ خواہ وہ

لے کر آؤں گا ہمارے الہام اوپر نیچے آپس میں ٹکرائیں گے، ہم مشکل میں پڑ جائیں گے لہذا معیار حق کسی کو بھی قرار نہیں دیا جا سکتا اگر ایک شخص کو بار بار الہام ہو رہا ہے کشف ہو رہا ہے اشارہ ہو رہا ہے تو زیادہ سے زیادہ اگر حجت بنے گا تو اسی شخص کے لئے بنے گا امت کے لئے نہیں بنے گا، یہ دوسری احتیاط کی بات ہے جو نظر میں رہنی چاہیے ایک بہت خوبصورت جملہ کہا جاتا ہے۔

Genious is 99% perspiration and 1% is inspiration.

Genious جو ۹۹ فیصد ہوتا ہے وہ پسینہ ہی پسینہ ہوتا ہے. ۹۹ فیصد محنت ہی محنت ہوتا ہے اور اس ۹۹ فیصد محنت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ایک فیصد اس پر الہام وارد کر دیتا ہے۔ یہاں جو بات درست ہے، مان لیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس کو آگے بڑھایا develop inspiration ہوتے ہوتے وحی بن جاتا ہے یہ

Inspiration turns into revelation

یہ ہمارا حق ہے اس لئے جو شخص الہام حاصل کر رہا ہے وہ تو سال بہ سال محنت کرتا ہے۔ خواہ وہ ہندوؤں میں سے ہو عیسائیوں میں سے ہو یا یہودیوں میں سے ہو اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا تعلق باطنی محنت سے ہے اس کا تعلق ریاضت سے ہے وہ اسے حاصل کرے گا وہ جب محنت کر رہا ہوتا ہے اس کی توقع کرتا ہے کہ میں نے اتنی محنت کی اس کا ثمر ملنا چاہیے۔ جب کہ کسی پر وحی آتی ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے چکر کیا ہے ڈر جاتا ہے مجھے نہ جانے کیا ہو گیا ہے بیوی سے کہتا ہے مجھے آسیب ہو گیا ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا مجھے کمبل اڑھا دو پریشان ہوتا ہے اسے پتہ چلتا ہے اس کی قوم اس کے ساتھ یہ سلوک کرے گی مارا جائے گا پیٹا جائے گا جلا وطن کیا جائے گا پریشان ہوتا ہے حیران ہوتا ہے ایسا کیوں ہو گا۔ اللہ کے نبی کو توقع نہیں ہوتی کہ وہ نبی بنے گا وہ اس انتظار میں نہیں بیٹھا ہوتا کہ وہ نبی بنے گا زندگی کے پروگرام اور منصوبے میں اس کے نبوت و رسالت شامل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعداً عطیۃ اس کو دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انتخاب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بخش دے کسی کا کوئی زور نہیں ہے یہ ان دیکھی بات ہے۔ یہاں پر مستشرقین کو ایک غلطی ہوئی ہے وہ سمجھے ہیں یہ وحی بھی الہام یا کشف کی القائے ربانی کی developing شکل ہے کہ جب زیادہ develop ہو جاتی ہے تو نبوت بن جاتی ہے یہ صورت حال غلط ہے عزیزان گرامی مولانا جلال الدین رومیؒ نے مثنوی میں ایک خوبصورت حکایت بیان کی بلکہ ایک شعر ہے جس میں خوبصورت مثال آ گئی ہے فرماتے ہیں کہ

(بود مورے ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد)

ایک چیونٹی تھی جس کو خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کعبہ پہنچ جائے اللہ کے گھر میں۔ چیونٹی کی اپنی قوت ہے اپنی رفتار ہے چال ہے محنت ہے صلاحیت ہے استقلال perseverance ہے سب کچھ ہے لیکن راستے میں دریا بھی ہیں راستے میں کھائیاں بھی ہیں چیونٹی کے بس میں نہیں ہے کہ وہ چلتے چلتے یہ ساری کھائیاں وادیاں دریا

ہے کہ حواس خمسہ جو دو بیماریوں کا شکار ہے ایک illusion اور دوسری illusion Helsorination یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز جس حال میں ہے اس حال میں نظر نہ آئے بلکہ وہ بگڑی ہوئی حالت میں نظر آئے دیکھنے میں سورج ہے۔ بچے سے پوچھیں یا کسی بھوکے سے پوچھیں وہ کہہ دے گا روٹی، چاند دیکھنے میں چھوٹا نظر آئے لیکن بہت بڑی چیز ہے۔ سورج دیکھنے میں ایک چپاتی نظر آتی ہے لیکن وہ بہت بڑی چیز ہے بہت سی چیزیں ہمیں چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن وہ بڑی ہوتی ہیں بہت ساری چیزیں بڑی نظر آتی ہیں لیکن چھوٹی ہوتی ہیں وہ کسی اور رنگ میں ہوتی ہیں اور کسی اور رنگ میں نظر آتی ہیں اس کو illusion کہتے ہیں آپ یوں کہہ سکتے ہیں آپ صحرا میں جا رہے ہیں آپ کو سامنے سمندر نظر آتا ہے پانی نظر آتا ہے جب کہ وہ پانی نہیں ہوتا ریت ہوتی ہے اس کو illusion کہتے ہیں۔ یہاں ہماری آنکھیں ہمیں دھوکہ دیتی ہیں حواس خمسہ ہمارے ساتھ وفا نہیں کرتے ہیں ہمیں دھوکہ دیتے ہیں ایک Helorination ہوتا ہے یہ ایک مرضی کیفیت ہے یہ حواس خمسہ کی ایک مرض ہے کہ ایک چیز سامنے نہیں ہوتی لیکن نظر آتی ہے وہ انسانی تخیل کی ایک پیداوار ہوتی ہے اس کو Helorination کہتے ہیں حواس خمسہ ان دونوں بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں نتیجہ کے طور پر غلط معلومات فراہم کرتے ہیں انسان کی عقل بہک جاتی ہے۔

اس کی فکر اور اس کے نتائج جو ہوتے ہیں وہ defund ہوتے ہیں اسی وجہ سے انسانی عقل پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لمحے میں ایک بہت دلچسپ بات یہ ہے کہ میں اور آپ اس وقت آمنے سامنے ہیں لیکن آپ سے صرف یہ پوچھ لوں کہ یہ ثابت کر دیجئے کہ ہم جاگ رہے ہیں سو نہیں رہے تو بڑی مشکل ہو گی ہم مشکل میں مبتلا ہو جائیں گے اگر منطقی طور پر آپ کہیں گے کہ ہم ثابت کر دیتے ہیں کہ ہم جاگ رہے ہیں ہم آپ کو گھونسہ مار دیتے ہیں آپ کو پتہ چل جائے گا ہم جاگ رہے ہیں سو نہیں رہے۔ ہم نے خواب میں کئی بار گھونسے کھائے ہیں۔ اس سے تو کوئی ثابت نہیں ہوتا کہ ہم جاگ رہے ہیں۔ ہم خواب نہیں دیکھ رہے ہیں۔ کیا حواس خمسہ ہم سے دھوکا نہیں کر رہے۔ ہمارے خواب کو ہماری بیداری قرار دے دیں ہمارے وہم کو بصارت قرار دے دیں۔ اس حوالے سے دیکھیں تو انسانی فکر انسانی عقل اور حواس خمسہ پر مبنی ساری کی ساری سوچ اور نتائج جو ہیں، وہ تذبذب پریشانی اور بے یقینی کا شکار ہیں اور زندگی کبھی بے یقینی کے راستے نہیں گزاری جا سکتی کیونکہ بے یقینی صرف بے عملی عطا کرتی ہے۔ یعنی جہاں جہاں آپ کو بے یقینی ہو گی وہاں آپ عمل سے کترا جائیں گے۔ آپ فوراً پیچھے ہٹ جائیں گے، زندگی بے یقینی کے سہارے نہیں گزاری جائے گی۔ یہاں تو یقین چاہیے۔ اس اعتبار سے ہم اس چیونٹی کے چکر میں مبتلا ہیں، جس کے اندر استقامت موجود ہے۔ وہ کعبہ میں جا سکتی ہے۔ اس کا حل جلال الدین رومی دیتے ہیں:

بود موری هوسی داشت که در کعبه رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاه رسید

کھائے ہیں۔ اس سے تو کوئی ثابت نہیں ہوتا کہ ہم جاگ رہے ہیں۔ ہم خواب نہیں دیکھ رہے ہیں۔ کیا حواس خمسہ ہم سے دھوکا نہیں کر رہے۔ ہمارے خواب کو ہماری بیداری قرار دے دیں ہمارے وہم کو بصارت قرار دے دیں۔ اس حوالے سے دیکھیں تو انسانی فکر انسانی عقل اور حواس خمسہ پر مبنی ساری کی ساری سوچ اور نتائج جو ہیں، وہ تذبذب پریشانی اور بے یقینی کا شکار ہیں اور زندگی کبھی بے یقینی کے راستے نہیں گزاری جاسکتی کیونکہ بے یقینی صرف بے عملی عطا کرتی ہے۔ یعنی جہاں جہاں آپ کو بے یقینی ہوگی وہاں آپ عمل سے کترا جائیں گے۔ آپ فوراً پیچھے ہٹ جائیں گے، زندگی بے یقینی کے سہارے نہیں گزاری جائے گی۔ یہاں تو یقین چاہیے۔ اس اعتبار سے ہم اس چیونٹی کے چکر میں مبتلا ہیں، جس کے اندر استقامت موجود ہے۔ وہ کعبہ میں جاسکتی ہے۔ اس کا حل جلال الدین رومی دیتے ہیں:

بود موری هوسی داشت که در کعبه رسد

دست بر پائے کبوتر زد و ناگاه رسید

چیونٹی کی خواہش تھی کہ وہ کعبہ پہنچے، اسے کبوتر مل گیا۔ اس نے کبوتر کے پاؤں کو پکڑ لیا، کبوتر اڑا اور کعبہ پہنچ گیا۔ اس طرح چیونٹی بھی کعبہ پہنچ گئی۔ یہاں ہادی کی ضرورت ہے۔ یہاں مرشد حقیقی کی ضرورت ہے جس کا پاؤں پکڑ لیا جائے۔ ہاں میں ادھر ہی جا رہا ہوں تم بھی چلے آؤ۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہ دیجئے (اے رسولؐ) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تم سے محبت کرے گا(۴)

اے نبی ان سے فرما دیجئے کہ اگر تم سچ مچ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ زندگی کو میرے رنگ میں رنگ لو اپنی پسند کو اپنی ناپسند کو اپنے نظریات کو اپنے افکار کو اپنی سوچ کو اپنے حواس خمسہ کو ہر چیز کو مجھ میں ملحق کر دو اس کو اتباع کہتے ہیں کہ مضبوطی سے پاؤں پکڑ لو حرم کبوتر کا کہ جب وہ اڑان لے گا جہاں وہ پہنچے گا آپ کو بھی پہنچائے گا۔ آپ غور فرمائیں اور دیکھیں انسانی عقل بہت بے بس ہے انسان کا سب سے پہلا اور بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ میں کون ہوں؟ آپ کون ہیں؟ آپ کا اور میرا رشتہ کیا ہے؟ **Cruses of identety equation** انسان کا جو مسئلہ ہے وہ یہ کہ اپنی پہچان کھو بیٹھتا ہے۔ اپنا منصب اپنا مقام، اپنی تخلیق کا مقصد اور اپنی منزل کو گنوا بیٹھتا ہے اس کی کیفیت بالکل اس شخص جیسی ہوتی ہے جیسے ہم جا رہے ہوں اور راستے میں کوئی آدمی ملے آپ اس سے پوچھیں کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ وہ کہے کہ پتہ نہیں، یہاں کیسے آئے؟ کس نے بھیجا ہے؟ وہ کہے پتہ نہیں، بھائی کہاں جا رہے ہو؟ وہ کہے پتہ نہیں تو آپ کا جی چاہے گا کہ اس کو گاڑی میں بٹھائیں فوراً ہسپتال لے جائیں کیونکہ وہ بے چارہ ذہنی طور پر بیمار ہے لیکن عزیزان گرامی آپ غور کریں تو پوری کی پوری انسانیت اس مرض میں مبتلا ہے کہ وہ اپنی پہچان کھو بیٹھی ہے کس نے اس کو دنیا میں بھیجا،

نے کہا:

جس کام کو آیا تھا جہان میں تو اے نظیر
خانہ خراب تجھ سے وہی کام رہ گیا

جس کام اور مشن پر اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا بے شک اس کے سوا سب کچھ کر لیا بس ایک وہی کام رہ گیا بچپن میں ایک ہم لطیفہ سنا کرتے تھے یار بڑی محنت کی، بہت ہمت کی، بڑا خرچہ کیا، گاڑی کا خرچہ کیا، یار جس کو چڑھانے آئے تھے وہ تو نیچے ہی رہ گیا، جس کام کو آئے تھے وہ چھوڑ گئے وہی کام رہ گیا باقی ادھر ادھر ساری محنت کر لی، بڑی محنت کی صبح سے شام تک محنت کی اور موت کے ایک جھٹکے نے سب پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔

الھکم التکاثر تمہیں غافل کئے رکھا دولت جمع کرنے کی دوڑ نے حتی ذرتم المقابر حتی کہ تم اچانک قبروں میں تشریف لے آئے بہت تیز دوڑ لگائی ہوئی تھی دولت جمع کرنے کی، دولت سمیٹنے کی، شہرت عزت اور ریاکاری کے چکر میں پڑنے کی۔ جب قبروں کے اندر تشریف لے آئے تو کروڑوں کی جائیداد، محلات، مکانات تھے، کرسی صدارت تھی، وزارت تھی لیکن ایک موت کے جھٹکے نے کسی کا لحاظ نہیں کیا سب ختم ہو گیا اور پتہ یہ چلا کہ آخر میں جو سکہ آخرت کا ہے وہی کام آئے گا۔ وحی الٰہی ہے وحی ربانی ہے جو اللہ کے نبی پر آتی ہے جو ہمیں سارے جنجال سے، جھگڑے سے نجات دے کر ایک فیصلہ کن بات بتا دیتی ہے جس میں کوئی جھگڑا نہیں ہوتا کوئی شک اور کوئی تذبذب نہیں ہوتا۔ اب دیکھئے کہ وحی اور غیر وحی کی حالت دونوں میں کچھ فرق ہے۔ سمجھنے کی بات ہے کہ ایک صاحب وحی جب بات کرتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ میری برسوں کی سوچ کا یہ نتیجہ ہے وہ اپنی طرف کوئی بات منسوب کئے بغیر اور کوئی کریڈٹ لئے بغیر کہتا ہے کہ سیدھی سیدھی بات یہ ہے کہ یہ ایک امانت ہے جو تمہاری طرف منتقل کر رہا ہوں مجھے اللہ نے یہ پیغام بھیجا ہے۔ قطعی پیغام بھیجا ہے اس میں میری سوچ کا کوئی دخل نہیں ہے کسی قسم کے شک وتذبذب کا کوئی امکان نہیں ہے صورت حال یہ ہے کہ تمہیں اللہ نے پیدا کیا ہے اس کام کے لئے بھیجا ہے یہ تمہاری منزل ہے یہ تمہارا راستہ ہے وہ تمہارا معبود حقیقی ہے جو تمہارے انتظار میں ہے ایک سیدھی سیدھی بات وہ بیان کرتا ہے جس میں ایک مشن بھی ہے۔ ایک مقصد بھی ہے ایک مقام بھی ہے ایک منصب بھی ہے۔ یہ سب بڑی آفتیں ہوتی ہیں۔ کہ انسان اپنا منصب بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو منصب سے سرفراز کرے، بیٹھے کرسی پر ہوں، آپ کسی عدالت میں جج ہوں آپ کے سامنے مدعی ہو یا مدعا علیہ ہو اور فائلیں رکھی ہوں گواہ کھڑے ہوں اور اتنے میں اللہ نہ کرے کہ آپ اتنی سی بات بھول جائیں کہ میں کون ہوں اور یہاں کیوں بیٹھا ہوں کیا تکلیف ہے آپ کیوں کھڑے ہیں۔ سامنے جو فائلیں رکھی ہوئی ہیں وہ ردی کا کاغذ نظر آئے گا وہ لوگ گواہ، مدعی ومدعا علیہ جو کھڑے ہیں آپ کو ایک انبوہ نظر آئے گا غیر ضروری قسم کے لوگ نظر آئیں گے حتی وہ بھی جنہیں آپ نے خود بلا رکھا ہے، ہر چیز آپ کے لئے بے قیمت چیز بن جائے گی۔ اس سے آپ کا تعلق equation ختم ہو جائے گی صرف اتنی سی بات ہے کہ آپ اپنی پہچان گنوا بیٹھے۔

میری سوچ کا کوئی دخل نہیں ہے کسی قسم کے شک وتذبذب کا کوئی امکان نہیں ہے صورت حال یہ ہے کہ تمہیں اللہ نے پیدا کیا ہے اس کام کے لئے بھیجا ہے یہ تمہاری منزل ہے یہ تمہارا راستہ ہے وہ تمہارا معبود حقیقی ہے جو تمہارے انتظار میں ہے ایک سیدھی سیدھی بات وہ بیان کرتا ہے جس میں ایک مشن بھی ہے۔ ایک مقصد بھی ہے ایک مقام بھی ہے ایک منصب بھی ہے۔ یہ سب بڑی آفتیں ہوتی ہیں۔ کہ انسان اپنا منصب بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو منصب سے سرفراز کرے، بیٹھے کرسی پر ہوں، آپ کسی عدالت میں جج ہوں آپ کے سامنے مدعی ہو یا مدعا علیہ ہو اور فائلیں رکھی ہوں گواہ کھڑے ہوں اور اتنے میں اللہ نہ کرے کہ آپ اتنی سی بات بھول جائیں کہ میں کون ہوں اور یہاں کیوں بیٹھا ہوں کیا تکلیف ہے آپ کیوں کھڑے ہیں۔ سامنے جو فائلیں رکھی ہوئی ہیں وہ ردی کا کاغذ نظر آئے گا وہ لوگ گواہ، مدعی ومدعا علیہ جو کھڑے ہیں آپ کو ایک انبوہ نظر آئے گا غیر ضروری قسم کے لوگ نظر آئیں گے حتیٰ وہ بھی جنہیں آپ نے خود بلا رکھا ہے، ہر چیز آپ کے لئے بے قیمت چیز بن جائے گی۔ اس سے آپ کا تعلق **equation** ختم ہو جائے گی صرف اتنی سی بات ہے کہ آپ اپنی پہچان گنوا بیٹھے۔
وحی الٰہی کا سب سے بڑا **Contribution** یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کو آپ کی پہچان عطا کرتا ہے کہ آپ کیا ہیں؟ آپ کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ آپ کا اللہ کے رسول کی آل سے کیا تعلق ہے؟ صحابہ کرام سے کیا تعلق ہے؟ اولیاء اور آئمہ کرام سے کیا تعلق ہے؟ والدین سے رشتہ داروں سے ہمسائیوں سے اس دنیا سے کائنات کی ہر ہر شے سے آپ کی **relation** کیا ہے یہی **relation definetly** آپ کو معلوم ہو جاتی ہے آپ ان کے ساتھ جو **"behaviour"** رویہ کرتے ہیں وہ فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوتا ہے، ورنہ غلط ہو جاتا ہے یہ وحی کی اصل **Contribution** ہے اور اس کو سمجھنے سمجھانے کے لئے اپنے انبیاء بھیجے کتابیں بھیجیں، اب یہ ہے کہ ہدایت دو طریقوں سے آتی ہے وحی کس کو کہتے ہیں ہم جب سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں ہم کہتے ہیں۔

اھدنا الصراط المستقیم

''اے اللہ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرما''

اصل بات یہ ہے کہ اللہ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ جب **see off** کر رہے تھے وہاں سے یہاں بھیجا تھا پوسٹنگ پہ بھیجا تھا۔ جیل میں نہیں بھیجا، کسی مشن اور کام پہ بھیجا یہ بہت بڑا فرق ہے عیسائی عقیدے میں اور ہمارے عقیدے میں۔ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمائی۔ ذلت نہیں فرمائی۔ اس کے بعد ادھر بھیجا اور کہا ہم بھیج تو رہے ہیں لیکن وہاں دنیا ہے خوف کی جگہ غائیت کی جگہ۔ کندھے سے کندھا گھسانا پڑے گا مقابلہ کرنا پڑے گا:

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی

جس وقت میری ہدایت تمہارے پاس آئے جو شخص میرے ہدایت کی پیروی کرے گا نہ تو وہ گمراہ ہو گا اور نہ ہی رنج وتکلیف میں مبتلا ہو گا۔(۵)

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّی وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

خدا میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔(۶)

عزیزان گرامی دل والی آیت میں بھی دل کی چیخیں نکل جاتی ہیں انسان کی منزل اس کا کام جنت ہے اور جنت کے کسی محل میں رہنا اور نہر میں ڈبکی لینا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ راستہ سیدھا ہے جو مجھ پر آ کر ختم ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں پھر کہا گیا صراط الذین انعمت علیھم ہمیں کچھ اور بھی چاہیے ہمیں صرف کتاب نہیں چاہیے ہمیں کتاب والا بھی چاہیے صراط الذین انعمت علیھم ہمیں راستہ دیجئے ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا یہ کون لوگ ہیں قرآن مجید کہتا ہے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُوْلٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُوْلٰٓئِكَ رَفِیْقًا

جو شخص خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ایسے لوگوں کا ساتھی ہوگا جن پر اللہ نے اپنی نعمت تمام کر دی اور وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے ہیں اور وہ بہترین رفیق ہیں۔(۷)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے جو نبیوں میں سے ہیں، صدیقین میں سے ہیں، شہداء میں سے، صالحین میں سے ہیں۔ تو معلوم ہوا ہمیں صرف کتاب نہیں چاہیے بلکہ کتاب پر عمل کرنے والا، کتاب پر عمل سکھانے والا، کتاب کو معاشرے میں برپا کرنے والا بھی چاہیے، ایسا انقلابی بھی چاہیے جو اس کو صرف مدرسوں، مسجدوں اور لائبریریوں تک محدود نہ رکھے بلکہ وہاں سے نکال کر کسی معاشرے میں برپا کر دے، نافذ کر دے ہمیں وہ بھی چاہیے وہ بھی ہماری ضرورت ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم ان لوگوں کا راستہ عطا فرما جن پر تو نے انعام فرمایا جنہیں تو نے نعمتیں عطا فرمائیں معلوم ہوا ہمیں کتاب بھی چاہیے اور کتاب کے ساتھ کتاب والا بھی چاہیے کتاب کی عملی زندگی چاہیے یہ بالکل ایسے ہے جب بچپن سے سائنس پڑھا کرتے تھے۔ میٹرک میں، ایف ایس سی میں ایک طرف سائنس کی کتاب ہوتی تھی جسے تھیوری کہتے ہیں اور ایک طرف ہمارے پاس لیبارٹری تھی جس میں پریکٹیکل کرتے تھے اس کے بغیر سائنس سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ قرآن مجید کی کتاب جو ہمارے گھروں میں رکھی ہے یہ تھیوری ہے اور کتاب والا جو ہے، اس کی پوری زندگی اس کا پریکٹیکل ہے۔ وحی دو شکل میں آتی ہے اور یہ ہے مفہوم اس آیت کا جو میں نے شروع میں پڑھی:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

اور وہ ہرگز ہوائے نفس سے بات نہیں کرتا جو کچھ بھی وہ کہتا ہے وحی کے سوا کچھ نہیں ہے۔(۸)

حضور اکرمؐ اپنی خواہش سے اپنی ہویٰ سے گفتگو نہیں فرماتے ان ھوالا وحی یوحی بلکہ آپ کی

جن پر تو نے انعام فرمایا جنہیں تو نے نعمتیں عطا فرمائیں معلوم ہوا ہمیں کتاب بھی چاہیے اور کتاب کے ساتھ کتاب والا بھی چاہیے کتاب کی عملی زندگی چاہیے یہ بالکل ایسے ہے جب بچپن سے سائنس پڑھا کرتے تھے۔ میٹرک میں، ایف ایس سی میں ایک طرف سائنس کی کتاب ہوتی تھی جسے تھیوری کہتے ہیں اور ایک طرف ہمارے پاس لیبارٹری تھی جس میں پریکٹیکل کرتے تھے اس کے بغیر سائنس سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ قرآن مجید کی کتاب جو ہمارے گھروں میں رکھی ہے یہ تھیوری ہے اور کتاب والا جو ہے، اس کی پوری زندگی اس کا پریکٹیکل ہے۔ وحی دو شکل میں آتی ہے اور یہ ہے مفہوم اس آیت کا جو میں نے شروع میں پڑھی:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحیٌ يُوْحٰى

اور وہ ہرگز ہوائے نفس سے بات نہیں کرتا جو کچھ بھی وہ کہتا ہے وحی کے سوا کچھ نہیں ہے۔(۸)

حضور اکرمؐ اپنی خواہش سے اپنی ہویٰ سے گفتگو نہیں فرماتے ان ھو الا وحی یوحی بلکہ آپ کی ساری زندگی آپ کی ساری گفتگو وحی ہے جو اللہ کی طرف سے آپ پر مسلسل نازل کی جاتی رہی ہے چاہے وہ کلام کی شکل میں، عمل کی شکل میں، پسند یا ناپسند کی شکل میں ہو، جس طرح سے بھی ہو اس کا عملی ظہور ہوگا، وہ چلتا پھرتا قرآن ہوگا۔ وہ وحی کی عملی شکل ہوگی، عملی صورت اور وحی الٰہی کا ظہور ہوگا۔

حواشی:

۱. سورہ قصص:۷
۲. سورہ الانعام:۱۲۱
۳. العنکبوت:۶۹
۴. آل عمران:۳۱
۵. طٰہٰ:۱۲۳
۶. آل عمران:۵۱
۷. نساء:۶۹
۸. سورہ نجم:۴

☆☆☆☆☆